

نئی پیدائش

The New Birth

جب لوگ توہر کرتے ہیں اور خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاتے ہیں تو وہ ”نئے سرے سے پیدا ہوتے ہیں“ نئی پیدائش کا صحیح مطلب کیا ہے؟ اس باب میں اس سوال کا جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ نئی پیدائش کے مطلب کو سمجھنے کے لیے پہلے انسانی نظرت کو جانا بہت ضروری ہے۔ کتاب مقدس ہمیں بتاتی ہے کہ ہم نہ صرف جسمانی بلکہ روحانی بھی ہیں۔

مثال کے طور پر پولوس رسول نے لکھا ”خدا جو اطمینان کا چشمہ ہے آپ ہم کو بالکل پاک کرے اور تھہاری روح اور جان اور بدن ہمارے خداوند یسوع مسیح کے آنے تک پورے پورے اور بے عیب محفوظ رہیں“ (ا۔ ٹھسلنیکیوں ۵:۲۳)

جیسا کہ پولوس رسول نے بیان کیا کہ ہم تین چیزوں کا مجموعہ ہیں یعنی روح جان اور بدن۔ کتاب مقدس میں ان تینوں حصوں کی من و عن تعریف نہیں کی گئی۔ چنانچہ ہم کلام مقدس کو اچھی طرح سمجھ کر ان تینوں حصوں میں فرق کر سکتے ہیں۔ عام طور پر ہم یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ ہمارا بدن ہماری ظاہری صورت ہے جو گوشت، ہڈیوں، اور خون وغیرہ پر مشتمل ہے۔ ہماری جان ذہنی اور جذباتی ہستی ہے جو دماغ پر مشتمل ہے۔ اور ہماری روح ظاہر ہے وہ روحانی ہستی ہے یا جیسا کہ پطرس رسول نے اس کو ”دل کی پوشیدہ انسانیت“ کہا ہے۔ (ا۔ پطرس ۳:۲۳)

چونکہ ہم روح کو ظاہری آنکھ سے نہیں دیکھ سکتے اس لیے بہت سے نئی پیدائش کے تجربے سے ناواقف لوگ اُس کی موجودگی کا انکار کرتے ہیں۔ تاہم بالکل مقدس اس کو واضح طور پر بیان کرتی ہے کہ ہم سب روحانی ہستیاں ہیں۔ بالکل مقدس ہمیں بتاتی ہے کہ جب کوئی انسان ستا ہے تو صرف اس کا بدن کام کرنا چھوڑتا ہے جبکہ اس کی روح اور جان مسلسل کام کرتی ہے۔ موت کے وقت روح خدا کے سامنے عدالت کے لیے کھڑی ہوتی ہے۔ (عبرانیوں ۹:۲۷) عدالت کے بعد وہ جنت یا جہنم میں جاتا ہے۔ قیامت کے روز روح اور جان پھر سے ایک ہو جائیں گی۔

انسانی روح کی مزید وضاحت

The Human Spirit More Defined

ا۔ پطرس ۳:۲۳ میں پطرس نے روح کو ”پوشیدہ انسانیت“ کہا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ روح ایک شخص ہے۔ پولوس رسول نے روح کو ”باطنی آدمی“ کہا ہے۔ یہ بات کا ثبوت ہے کہ انسانی روح محض خیال یا کوئی قوت نہیں ہے بلکہ ایک شخصیت ہے۔ ”اس لیے ہم بہت نہیں ہارتے بلکہ گوہماری ظاہری انسانیت زائل ہوتی جاتی ہے۔ پھر بھی ہماری باطنی انسانیت روز بروز نئی ہوتی جاتی ہے۔“ (۲۔ کرنٹیوں ۳:۱۶)

ظاہری انسانیت ظاہری بدن کو ظاہر کرتی ہے۔ جبکہ باطنی انسانیت روح کو میان کرتی ہے۔ بدن و بن بدن ڈھلتا ہے جبکہ روح دن بدن نئی سرے سے تازہ ہوتی ہے۔ غور کریں کہ پلوں رسول نے بدن اور روح کو آدمی کہا۔ اس لیے جب آپ اپنی روح کا تصور کرتے ہیں تو یہ خیال مت کریں کہ یہ صرف روحانی ہو سکتی ہے۔ یہ اچھا ہو گا کہ آپ کسی ایسے آدمی کا تصور کریں جو آپ کی مانند ہو۔ اگر آپ کا بدن بوڑھا ہے تو یہ خیال مت کریں کہ آپ کی روح بھی بوڑھی ہے۔ میں تصور کر سکتا ہوں کہ آپ جب بوڑھے ہو گئے تو کیسے نظر آئیں گے کیونکہ آپ کی روح بوڑھی نہیں ہوتی بلکہ یہ تو دن بدن تازہ ہوتی ہے۔ آپ کی روح آپ کا حصہ ہے جو نئے سرے سے پیدا ہو رہی ہے۔ اگر آپ خداوند یوسع مسح پر ایمان رکھتے ہیں تو) اور آپ کی روح خداوند کی صحبت میں رہتی ہے۔ (۱۔ کرتھیوں ۲:۱۷)

جب آپ یسوع مسح کی پیروی کرتے ہیں تو وہ آپ کی راہنمائی کرتا ہے۔ (رومیوں ۱۰:۳۲)

بانسل مقدس ہمیں اس بات کی تعلیم دیتی ہے کہ خداروح ہے۔ (یوحنا ۲۲:۷)

بدر و حیں اور فرشتے بھی روح ہیں۔ اور سب رو حیں بادشاہی میں موجود ہیں۔ روحانی بادشاہی کو جسمانی حواس سے معلوم نہیں کیا جاسکتا۔ بدن کے حواس کے ذریعے روحانی دنیا کا علم حاصل کرنا بالکل ایسا ہے جیسے ہاتھ کے ذریعے ریڈ یو گل (مواصلاتی لہریں) لانے کی کوشش کرنا ہے۔ ہم اپنے جسمانی حواس کے ذریعے ریڈ یو کی لہروں کو معلوم نہیں کر سکتے جو کہ ایک کمرے میں سے گزر رہی ہیں۔ لیکن یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ وہاں ریڈ یو کی لہروں موجود ہی نہیں ہیں۔ ریڈ یو کی لہروں کے بہاؤ (فریکیوپسی) کو صرف ریڈ یو آن (on) چالو کر کے ہی معلوم کیا جاسکتا ہے۔

ابدی بدن

Eternal Bodies

میں ایک لمحے کے لیے اپنے بدنوں کے بارے کہوں گا جیسا کہ یہ ہمارا موضوع زیر بحث ہے۔ اگرچہ آہستہ آہستہ وہ مر جائیں گے مگر ہماری ظاہری یا جسمانی موت ابدی نہیں۔ وہ دن آنے والا ہے جب خدا خود ہر ایک مردہ انسانی جسم کو پھر سے زندہ کریگا۔ یسوع نے کہا ”اس سے تجھ نہ کرو یو کنہ وہ وقت آتا ہے کہ جتنے قبروں میں ہیں اس کی آواز سن کر لٹکیں گے۔ جنہوں نے تکی کی ہے زندگی کی قیامت کے واسطے اور جنہوں نے بدی کی ہے سزا کی قیامت کے واسطے“۔ (یوحنا ۵:۲۸-۲۹)

یوحنار رسول مکاشفہ کی کتاب میں لکھتا ہے کہ ناراستوں کے بدنوں کی قیامت راستبازوں کے بدنوں کی قیامت کے ایک ہزار برس بعد ہو گی۔

”وہ زندہ ہو کر ہزار برس تک مسح کے ساتھ بادشاہی کرتے رہے اور جب تک ہزار برس پورے نہ ہو لئے باقی مردے زندہ نہ ہوئے۔ پہلی قیامت یہی ہے۔ مبارک اور مقدس وہ ہے جو پہلی قیامت میں شریک ہو۔ ایسوں پر دوسرا موت کا کچھ اختیار نہیں بلکہ وہ خدا اور مسح کے کام ہن ہو گے اور اس کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہی کریں گے۔“ (مکاشفہ ۲۰:۳-۶)

بانہل مقدس ہمیں یسوع مسیح کے اچانک آنے کے بارے باخبر کرتی ہے کہ وہ ایک دن اچانک کلیسیاء کو آ لے گا اور تمام راستا زر زندہ کئے جائیں گے۔

”کیونکہ جب ہمیں یہ لقین ہے کہ یسوع مر گیا اور جی انھا تو اسی طرح خداون کو بھی جو سو گئے ہیں یسوع کے وسیلے سے اسی کے ساتھ لے آئیں چنانچہ ہم تم سے خداوند کے کلام کے مطابق کہتے ہیں کہ ہم جو زندہ ہیں اور خداوند کے آنے تک باقی رہیں گے سوئے ہوؤں سے ہرگز آگے نہ بڑھیں گے کیونکہ خداوند خود آسان سے لکارا اور مقرب فرشتہ کی آواز اور خدا کے نزٹنگے کے ساتھ اتر آئیں گا۔ اور پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اٹھیں گے۔ اور پھر ہم جو زندہ باقی ہونگے ان کے ساتھ بادلوں پر اٹھائے جائیں گے تاکہ ہو ایں خداوند کا استقبال کریں اور اس طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہیں گے۔“ (تھسلینیکیوں ۱۷:۲-۱۷)

خدا نے انسان کو زمین کی میٹی سے پیدا کیا۔ اس واسطے اس کے لیے یہ کام کوئی معنی نہیں رکھتا کہ ہر شخص کے بدن کے اعضاء کو ڈھائے اور ان کو نئے بدنوں میں ڈھالے۔ ہمارے بدنوں کی قیامت کے بارے پولوس رسول نے لکھا:

”مردوں کی قیامت بھی ایسی ہی ہے جسم فنا کی حالت میں بویا جاتا ہے اور بقاء کی حالت میں جی اٹھتا ہے۔ بے حرمتی کی حالت میں بویا جاتا ہے اور جلال کی حالت میں جی اٹھتا ہے۔ کمزوری کی حالت میں بویا جاتا ہے اور قوت کی حالت میں جی اٹھتا ہے۔ نفسانی جسم بویا جاتا ہے اور روحانی جسم جی اٹھتا ہے۔ جب نفسانی جسم ہے تو روحانی جسم بھی ہے۔ اے بھائیو! میرا مطلب یہ ہے کہ گوشٹ اور خون خدا کی بادشاہی کے وارث نہیں ہو سکتے اور نہ فنا بقاء کی وارث ہو سکتی ہے۔ دیکھو میں تم سے بھید کی بات کہتا ہوں ہم سب تو نہیں سوئیں گے مگر سب بدل جائیں گے۔ اور یہ ایک دم میں ایک پل میں پچھلانسہا چھوٹکتے ہی ہو گا۔ کیونکہ نرسہا چھوٹکا جائے گا اور مردے غیر فانی حالت میں اٹھیں گے اور ہم بدل جائیں گے۔ کیونکہ ضرور ہے کہ یہ فانی جسم بقاء کا جامد پہنچے اور یہ مر نے والا جسم حیات ابدی کا جامد پہنچے۔“ (۱۔ کرنتھیوں ۱۵:۳۲-۳۳، ۵۰:۵۳)

ہمارے نئے بدنوں کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ غیر فانی اور ابدی ہیں نہ تو وہ یہاں ہو گئے نہ میریں گے اور نہ ہی بوڑھے ہو گئے۔ ہمارے نئے بدن یسوع مسیح کے اس بدن کی مانند ہیں جو اس کو قیامت کے بعد ملا۔

”مگر ہمارا وطن آسان پر ہے اور ہم ایک متحی یعنی خداوند یسوع مسیح کے وہاں سے آنے کے انتظار میں ہیں۔ وہ اپنی اس قوت کی تاثیر کے موافق جس سے سب چیزیں اپنے تابع کر سکتا ہے ہماری پست حالی کے بدن کی شکل کو بدل کر اپنے جلال کے بدن کی صورت پر بنائے گا۔“ (فلپیوں ۳:۲۰-۲۱)

یوحنارسول نے بھی اس جیرت انگیز سچائی کی تصدیق کی ”عزیزو! ہم اس وقت خدا کے فرزند ہیں اور ابھی تک یہ ظاہر نہیں ہوا کہ ہم کیا کچھ ہو گئے اتنا جانتے ہیں کے جب وہ ظاہر ہو گا تو ہم بھی اس کی مانند ہو گئے کیونکہ اس کو ویسا ہی دیکھیں گے جیسا وہ ہے۔“ (۱۔ یوحنائیا ۳:۲-۳)

اس بات کو مکمل طور پر جانا ہماری عقل سے باہر ہے لیکن پھر بھی ہم اس پر ایمان رکھ سکتے ہیں اور اس میں موجود چیزوں سے خوش ہو سکتے ہیں۔

یسوع مسیح نے نئی پیدائش کے متعلق کیا کہا؟

Jesus on the New Birth

یسوع مسیح نے ایک دفعہ یہودیوں کے ایک راہنمائیکد یسوس کوئی پیدائش کی ضرورت کے بارے بتایا کہ انسانی روح کو روح القدس کے عمل کے ذریعے نئے سرے سے پیدا ہونا ضروری ہے۔

”یسوع نے جواب میں اُس سے کہا میں تھھ سے بچ کہتا ہوں کہ جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہی کو دیکھنیں سکتا۔ نیکد یسوس نے اُس سے کہا آدمی جب بوڑھا ہو گیا تو کیونکہ پیدا ہو سکتا ہے؟ کیا وہ دوبارہ اپنی ماں کے پیٹ میں داخل ہو کر پیدا ہو سکتا ہے؟ یسوع نے جواب دیا کہ میں تھھ سے بچ کہتا ہوں جب تک کوئی پانی اور روح سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا۔ جو جسم سے پیدا ہوا ہے جسم ہے اور جو روح سے پیدا ہوا ہے روح ہے۔ تعجب نہ کر کہ میں نئے تھھ سے کہا ہے کہ تمہیں نئے سرے سے پیدا ہونا ضرور ہے۔“ (یوحنا ۳: ۲۷)

شروع میں نیکد یسوس نے سمجھا کہ یسوع مسیح جسمانی پیدائش کی بات کر رہا ہے جب اس نے کہا کہ ایک شخص کو خدا کی بادشاہی میں داخل ہونے کے لیے دوبارہ پیدا ہونا ضروری ہے۔ تاہم یسوع مسیح نے یہ واضح کیا کہ وہ روحانی طور پر دوبارہ پیدا ہو نے کے بارے کہہ رہا ہے۔ یعنی ایک شخص کی روح کو دوبارہ پیدا ہونا لازمی ہے۔ روحانی طور پر دوبارہ پیدا ہونا ضروری ہے کیونکہ ہماری روح فطری گناہ کی وجہ سے ناپاک ہے۔ با بل مقادس میں اس بری یا گناہ کی فطرت کو موت کہا گیا ہے۔ اس کو اچھی طرح سمجھنے کے لیے ہم اس بری فطرت کو روحانی موت کہتے ہیں تاکہ ہم اس میں اور جسمانی موت میں فرق کر سکیں۔

روحانی موت کی وضاحت

Death Defined

پولوس رسول نے افسیوں ۱:۲-۳ میں واضح کیا کہ روحانی موت کا کیا مطلب ہے ”اور اُس نے تمہیں بھی زندہ کیا جب اپنے قصوروں اور گناہوں کے سبب سے تم مردہ تھے۔ جن میں تم پیشتر دنیا کی روشن پر چلتے تھے اور ہوا کی عملداری کے حاکم یعنی اُس روح کی پیروی کرتے تھے۔ جواب نافرمانی کے فرزندوں میں تاثیر کرتی ہے۔ ان میں ہم بھی سب کے سب پہلے اپنے جسم کی خواہشوں میں زندگی گزارتے اور جسم اور عقل کے ارادے پورے کرتے تھے اور دوسروں کی مانند طبعی طور پر غصب کے فرزند تھے۔ ظاہر ہے کہ پولوس جسمانی موت کی طرف اشارہ نہیں کر رہا ہے کیونکہ وہ جسمانی طور پر زندہ لوگوں کو لکھ رہا تھا۔ تاہم اس نے کہا کہ ”وہ اپنے قصوروں اور گناہوں کے سبب سے مردہ تھے“ یہ گناہ ہی تھا جس نے روحانی موت کے دروازے کھولے (رومیوں ۱۲:۵) کا مطالعہ کریں) روحانی طور پر مردہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اپنی روح میں گناہوں بھری فطرت رکھنا۔

غور کریں کہ پلوس رسول نے کہا ”وہ طبعی طور پر غصب کے فرزند تھے“ اس کے علاوہ روحانی طور پر مردہ ہونے کا مطلب شیطان کے قبضہ میں ہونا ہے۔ پلوس رسول نے کہا کہ وہ جورو حانی طور پر مردہ ہیں وہ ہوا کی علمداری کے حاکم یعنی اس روح کی پیروی کرتے تھے جو اب نافرمانی کے فرزندوں میں تاثیر کرتی ہے ”ہوا کی علمداری کا حاکم“ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ابلیس ہے (افسیوں ۱۲:۶) اور اس کی روح ان سب میں کام کر رہی ہے جو نجات یافتہ نہیں ہیں۔

یوسف نے یہ بدوں سے کہا: ”تم اپنے باپ ابلیس سے ہو اور اپنے باپ کی خواہشوں کو پورا کرنا چاہتے ہو۔ وہ شروع ہی سے خونی ہے اور سچائی پر قائم نہیں رہا کیونکہ اس میں سچائی ہے نہیں جب وہ جھوٹ بولتا ہے تو اپنی ہی کہتا ہے کیونکہ وہ جھوٹا ہے بلکہ جھوٹ کا باپ ہے“۔ (یوحننا: ۸:۲)

روحانی نفع نظر سے وہ جنہوں نے نئی پیدائش کا تجربہ حاصل نہیں کیا نہ صرف ان کی روحوں میں ابلیس کی نظرت پائی جاتی ہے بلکہ ابلیس ان کا روحانی باپ بھی ہے۔ اور وہ نظری طور پر ابلیس کے کام بھی کرتے ہیں۔ وہ خونی اور جھوٹے ہیں۔

تمام غیر نجات یافتہ لوگ خونی نہیں بلکہ ابلیس ان کو ایسا کرنے کے لیے ابھارتا ہے۔ کہ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو وہ خود قتل ہو گئے۔ بہت سارے ملکوں میں استقاطِ حمل کی اجازت اس بات کا ثبوت ہے کہ غیر نجات یافتہ لوگ یہاں تک کہ اپنے ان بچوں کو قتل کریں گے جو ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے ہیں۔ اس لیے ہر ایک شخص کو روحانی پیدائش کا تجربہ حاصل کرنا ضروری ہے۔ اور جب کوئی نئی پیدائش کا تجربہ حاصل کرتا ہے تو اس میں سے شیطانی روح نکل جاتی ہے اور اس میں خدا کا پاک روح آتا ہے۔ خدا کا پاک روح اس کو روحانی طور پر اٹھانے کے لیے آتا ہے لیکن زندہ کرتا ہے اب وہ روحانی طور پر مردہ نہیں بلکہ وہ روحانی طور زندہ روح ہے۔ اب اس کی روح نہ دہنیں رہی بلکہ وہ خدا کے سامنے زندہ ہے۔ اور اب وہ روحانی طور پر شیطان کا فرزند ہونے کی بجائے روحانی طور پر خدا کا فرزند ہے۔

اخلاقی اصلاح نئی زندگی کا مقابل نہیں

Reformantion is No Subsitute for Regeneration

کیونکہ غیر نجات یافتہ لوگ روحانی طور پر مردہ ہیں۔ اس لیے وہ خود نجات حاصل نہیں کر سکتے ہیں چاہے اس کے لئے وہ کتنی ہی محنت کیوں نہ کریں۔ غیر نجات یافتہ لوگوں کوئی پیدائش کی ضرورت ہے نہ کہ ظاہری اعمال کی۔ اگر آپ ایک سو روشنہلا دھلا کر اس پر خوبصورگ کرو اس کی گرد سرخ پی ہاندہ دیں تو آپ نے صرف اس کو یہ ورنی طور پر پاک صاف کیا ہے لیکن اس کی نظرت ابھی بھی وہ ہی ہے جو پہلے تھی اور وہ وقت دونہیں کہ جب وہ کسی خطرے کو محسوس کریگا تو دوبارہ مٹی میں گھس جائے گا۔ اس قسم کا رو یہ ان مذہبی لوگوں کے بارے بالکل حق ہے جنہوں نے نئی پیدائش کا تجربہ حاصل نہیں کیا۔ ہو سکتا ہے کہ ظاہری طور پر تھوڑے بہت پاک صاف نظر آئیں۔ لیکن اندر ورنی طور پر اتنے ہی آلوہ ہیں جیسے کہ پہلے تھے۔ یوسفؐ نے اپنے زمانے کے مذہبی لوگوں سے کہا:

”اے ریا کار خ فهو اور فریسمو تم پر افسوس! کہ بیالے اور رکابی کو اوپر سے صاف کرتے ہو مگر وہ اندر رلوٹ اور ناپر ہیز گاری سے

بھرے ہیں۔ اے اندھے فریسی! پہلے پیالے اور کابینی کو اندر سے صاف کرتا کہ اوپر سے بھی صاف ہو جائے۔ اے ریا کار فھو اور فریسیوں پر افسوس! کتم سفیدی پھیری ہوئی قبروں کی مانند ہو جو اوپر سے تو خوبصورت دکھائی دیتی ہیں مگر اندر سے ہڈیوں اور نجاست سے بھری ہیں۔ اسی طرح تم بھی ظاہر میں تو لوگوں کو استباز دکھائی دیتے ہو مگر باطن میں ریا کاری اور بے دینی سے بھرے ہو۔“ (متی ۲۳:۲۵-۲۸)

یہ یوں تھج کا یہ کلام نہ صرف ان مذہبی لوگوں کیلئے تھا بلکہ یہ ان سب لوگوں کے لیے بھی ہے جنہوں نے ابھی تک روح القدس میں نئی پیدائش کا تجربہ حاصل نہیں کیا۔ نئی پیدائش لوگوں کو نہ صرف یہ وہی طور پر بلکہ اندر وہی طور پر بھی پاک صاف کرتی ہے۔

جب روح نئے سرے سے پیدا ہوتی ہے تو روح کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟

What Happens to the Soul when the Spirit is Reborn

جب ایک شخص کی روح نئے سرے سے پیدا ہوتی ہے تو اُس کی جان ابتدائی طور پر اس کے اثر سے بچی رہتی ہے لیکن اس پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ تاہم خدا ہم سے اس بات کی امید کرتا ہے کہ ہم اپنی جانوں کے ساتھ کچھ ضرور کریں۔ ہمیں اپنی جانوں (یعنی دماغوں) کو خدا کے کلام سے تازہ کرنا چاہیے۔ تاکہ ہم بھی خدا کی طرح سوچ سکیں۔ دماغ کے نئے سرے سے پیدا ہونے کے ذریعے سے ہم میں مسلسل تبدیلی آتی ہے جس کی وجہ سے ہم خداوند یوں تھج کی مانند بڑھتے ہیں۔ ”اور اس جہاں کے ہم شکل نہ بنو بلکہ عقل نئی ہو جانے سے اپنی صورت بدلتے جاؤ تاکہ خدا کی یہی اور پسندیدہ اور کامل مرضی تجربہ سے معلوم کرتے رہو۔“ (رومیوں ۱۲:۲)

یعقوب نبی نے بھی ایمانداروں کی زندگی میں اس عمل کے بارے لکھا: ”اس کلام کو حلیمی سے قبول کرلو جو لوگوں میں بیوی گیا اور تمہاری روحوں کو نجات دے سکتا ہے۔“ (یعقوب ۲۱:۱) غور کریں کہ یعقوب نے ان میکی لوگوں کو لکھا جن کی روحیں پہلے ہی سے نئے سرے سے پیدا ہو چکی تھیں۔ لیکن ان کو اپنی روحوں کو بچانے کی ضرورت ہے۔ اور یہ اس وقت ہو سکتا ہے۔ جب وہ خدا کے کلام کو حلیمی سے قبول کریں۔ اس لئے نئے ایمانداروں کو خدا کے کلام کی تعلیم دینا ضروری ہے۔

پرانی فطرت کا بچا ہوا حصہ

Reside of the Old Nature

میکی لوگ نئی پیدائش کا تجربہ حاصل کرنے کے فوراً بعد سیکھتے ہیں کہ ان میں دو قسم کی فطرتیں پائی جاتی ہیں پولوس رسول نے اس کا تجربہ حاصل کرتے ہوئے اُسے روح اور جسم کے درمیان جنگ کا نام دیا۔ ”کیونکہ جسم روح کے خلاف خواہش کرتا ہے اور روح جسم کے خلاف۔ اور یہ ایک دوسرے کے مخالف ہیں تاکہ جو تم چاہتے ہو وہ نہ کرو۔“ (گلتوں ۵:۷)

پرانی فطرت کے گناہ آلوہ حصے کو پولوس رسول نے ”جسم“ کہا۔ و مختلف فطرتیں ہم میں مختلف قسم کی خواہشات پیدا کرتی ہیں۔ اور اگر خود کو ان کے زیر اثر کر دیا جائے تو یہ مختلف اعمال اور طریقہ زندگی پیدا کرتی ہیں۔ پولوس نے ”جسم کے اعمال“ اور ”روح کے چھلوں“ کے درمیان جو فرق بیان کیا اس پر غور کریں۔

”اب جسم کے کام تو ظاہر ہیں لیعنی حرامکاری، ناپاکی، شہوت پرستی، بت پرستی، جادوگری، عداوتیں، جھگڑا، حسد، غصہ، تفرقے، جدا یا ایسا، بدعتیں، بغض، نشہ بازی، ناق رنگ اور اور ان کی مانند۔ ان کی بابت تمہیں پہلے سے کہبے دیتا ہوں جیسا کہ پیشتر جتا چکا ہوں کہ ایسے کام کرنے والے خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہونگے۔ مگر روح کا پھل محبت، خوشی، اطمینان، تحمل، مہربانی، نیکی، ایمانداری، حلم، پرہیزگاری ہے ایسے کاموں کی کوئی شریعت مخالف نہیں۔“ (ملکتیوں ۱۹:۵ - ۲۳)

ظاہر ہے کہ مسیحیوں کے لیے جسم کے تابع ہونا ممکن ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو پولوس رسول کبھی نہ لکھتا کہ اگر وہ جسم کے اعمال کی پیروی کریں گے تو وہ خدا کی بادشاہی کے وارث نہ ہونگے۔ روم کی کلیسیا کو پولوس رسول نے اپنے خط میں مسیحیوں کی دو فطرتوں کے بارے لکھا اور انہیں جسم اور اس کے کاموں کی پیروی کرنے سے خبردار کیا۔

”اور اگر صحیح تم میں ہے تو بدن تو گناہ کے سبب سے مردہ ہے مگر روح راستبازی کے سبب سے زندہ ہے..... پس اے بھائیو! ہم قرض دار ہیں مگر جسم کے نہیں کہ جسم کے مطابق زندگی گزاریں کیونکہ اگر تم جسم کے مطابق زندگی گزارو گے تو ضرور مردہ گے۔ اور اگر روح سے بدن کے کاموں کو نیست و تابود کر دو گے تو جیتے رہو گے۔ اس لئے کہ جتنے خدا کے روح کی ہدایت سے چلتے ہیں وہی خدا کے بیٹھے ہیں۔“ (رومیوں ۸:۱۰ - ۱۲)

اس میں مسیحیوں کو واضح طور پر باخبر کیا گیا ہے۔ کہ جسم کے مطابق زندگی گزارنا موت ہے۔ پولوس یقیناً روحانی موت کے بارے خبردار کر رہا ہے کیونکہ ہر ایک کو جسمانی موت کا مزہ چکھنا ہے حتیٰ کہ ان مسیحیوں کو بھی جو بدن کے کاموں کو مردہ کیے ہوئے ہیں۔ ایک مسکی عالم طور پر ان گناہوں کا شکار ہو سکتا ہے جن کو پولوس رسول نے بیان کیا۔ لیکن جب کوئی ایماندار گناہ کرتا ہے تو وہ اس کی سزا کو محسوں کرتا ہے اور امید کے ساتھ تو بہ کرتا ہے کہ اس کے گناہ معاف کیے جائیں گے۔

”اگر اپنے گناہوں کا اقرار کریں تو وہ ہمارے گناہوں کو معاف کرنے اور ہمیں ساری نارانتی سے پاک کرنے میں سچا اور عادل ہے۔“ (اے یوختا: ۹)

جب کوئی مسیحی گناہ کرتا ہے تو اس کا مطلب نہیں کہ وہ خدا کے ساتھ اپنے تعلق کو توڑتا ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خدا کی حضوری سے دور ہو جاتا ہے۔ وہ ابھی بھی خدا کا فرزند ہے لیکن وہ خدا کا نافرمان فرزند ہے۔ اگر ایماندار اپنے گناہ کا اقرار نہیں کرتا تو وہ خداوند کا نافرمان ہے۔

The war جنگ

جب آپ ان چیزوں یا کاموں کو کرنا چاہتے ہیں جو آپ جانتے ہیں کہ غلط ہیں تو یہ جسم کی خواہشات ہیں۔ اس میں کوئی نیک نہیں کہ جب آپ کا جسم غلط کام کرنے کے لیے آپ کو آزماتا ہے تو آپ کے اندر کوئی چیز اس آزمائش کا مقابلہ کرتی ہے اور وہ

چیز روح کی خواہش ہے۔ اور اگر آپ اپنے اندر ان کاموں کی سزا کو محسوس کرتے ہیں تو یہ روح کی آواز ہے جسے ہم ”ضمیریا“ ”دل کی گواہی“ کہتے ہیں۔

خدا ہماری جسمانی خواہشوں کی مرضی کو مکمل طور پر جانتا ہے جو ہمیں غلط کام کرنے پر ابھارتی ہیں۔ خدا ہم سے یہ امید رکھتا ہے کہ ہم پاک ہوں اور اُس کی فرمانبرداری کریں اور جسم کی خواہشوں پر غالب آئیں۔

”مگر میں یہ کہتا ہوں کہ روح کے موافق چلو تو جسم کی خواہش کو ہرگز پورانہ کرو گے۔“ (گلنوں ۱۶:۵)

جسم کی خواہشوں پر غالب آنے کا کوئی جادوئی فارمولائٹیں ہے پولوں رسول نے اس کے بارے صرف اتنا کہا کہ ”روح میں چلو، تو ہم ”جسم کی خواہشوں“ کو ہرگز پورانہ کریں گے۔“

کسی مسیحی کو اس علاقے میں کسی دوسرے مسیحی پر کوئی سبقت حاصل نہیں ہے۔ ہمیں صرف روح میں چلنے کا فیصلہ کرنا چاہیے خدا کے ساتھ اپنی خلوص نیت کو تانپے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم کس حد تک خود کو جسمانی خواہشوں کے زیر اشتبہیں کرتے ہیں۔ پولوں رسول نے نہایت سادہ الفاظ میں لکھا:

”اور جو یہ نوع مجھ کے ہیں انہوں نے جسم کو اس کی رغبوتوں اور خواہشوں سمیت صلیب پر کھینچ دیا ہے۔“ (گلنوں ۲۲:۵)

غور کریں کہ پولوں رسول نے کہا کہ وہ جو یہ نوع مجھ کے ہیں انہوں نے جسم کو اس کی تمام خواہشوں سمیت صلیب پر کھینچ دیا ہے۔ اور یہ اس وقت ہوتا ہے جب ہم تو بہ کرتے ہیں اور خداوند یہ نوع مجھ پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہم نے خدا کی فرمانبرداری کرنے کے لئے اور گناہ کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنی گناہ آلوہہ فطرت کو صلیب پر مصلوب کیا۔ اس لیے اب جسم کو مصلوب کرنا کوئی مسلک نہیں بلکہ اس مصلوب جسم کو قائم رکھنا ہے۔ جسم کو ہر وقت مصلوب رکھنا آسان نہیں لیکن یہ ناممکن بھی نہیں۔ اگر ہم جسم کے زیر سایہ چلنے کی بجائے باطنی شخص کی راہنمائی میں چلتے ہیں تو ہم مجھ کی زندگی کا ظہور کرتے ہیں اور اس کے سامنے پاکیزگی میں چلتے ہیں۔

ہماری دوبارہ پیدا ہونے والی روح کی فطرت

The Nature of our Recreated Spirits

یہاں صرف ایک نقطہ ہے جو ہماری دوبارہ پیدا ہونے والی روح کی فطرت کی وضاحت کرتا ہے اور وہ نقطہ مجھ ہے۔ روح القدس کے ذریعے جو کہ شاخی مزان ہے جیسا کہ مجھ کا، مزاج ہم میں زندہ ہے۔ پولوں رسول نے لکھا ”اور اب میں زندہ نہ رہا بلکہ مجھ میں زندہ ہے۔“

کیونکہ ہم میں اس کا مزاج اور اُس کی صلاحیتیں پائی جاتی ہیں تو ہم میں یہ نوع مجھ کی طرح زندہ رہنے کی زبردست قوت ہے۔ ہمیں حقیقت میں اس سے زندہ محبت، صبر اور خود پر اختیار رکھنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہم میں ایک ایسا شخص زندہ ہے جو ان سب چیزوں پر قدرت رکھتا ہے۔ ہمیں صرف اور صرف اُس کو اپنے اندر زندہ رہنے کی اجازت دینے کی ضرورت ہے۔ ہم

سب کا ایک بڑا دشمن ہے جو صحیح کے مزاج کے خلاف جگ کرتا ہے اور ہماری زندگیوں میں صحیح کے مزاج کے ظہور کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرتا ہے۔ اور یہ ہمارا جسم ہے۔ اس میں جیران ہونے کی کوئی بات نہیں کہ پلوں رسول نے کہا ہمیں اپنے بنوں کو مصلوب کرنا چاہیئے۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اپنے جسم کو اس کے کاموں سے روکیں نہ کہ خدا سے کہنا کہ وہ ان کاموں کو روکنے کے لیے کچھ کرے محض وقت ضائع کرنے والی بات ہے۔

پلوں کو بھی اپنی جسمانی فطرت میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا لیکن اس نے اس پر غالب آنے کے لیے اپنی ذمہ داریوں کو جانا ”بلکہ میں اپنے بدن کو مارتا کوئتا اور اسے قابو میں رکھتا ہو کہ اوروں میں منادی کر کے آپ نامقبول ٹھہروں“۔
(۱۔ کرننھیوں ۲۷:۹)

اگر آپ خداوند کے سامنے پاکیزگی میں چلنا چاہتے ہیں تو آپ کو بھی اپنے بنوں کو مارنے کو شئے اور قابو میں رکھنے کی ضرورت ہے اور آپ ایسا کر سکتے ہیں۔